02 جنوری 2015ء

اسٹیٹ بینک، آئی بی اے صارفی اعتماد سروے۔۔۔اسٹیٹ بینک نے آئی بی اے کے ساتھ سمجھوتے پر دستخط کردیے

اسٹیٹ بینک اور انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (آئی بی اے) کے درمیان صارفی اعتماد سروے کے متعلق سمجھوتے پر دستخط کی تقریب آج اسٹیٹ بینک کراچی میں منعقد ہوئی۔ گورنر اسٹیٹ بینک جناب اشرف محمود وتھرا اور ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (آئی بی اے) ڈاکٹر عشرت حسین نے اپنے اداروں کی جانب سے سمجھوتے پر دستخط کی نگرانی کی۔

اسٹیٹ بینک نے جنوری 2012ء میں آئی بی اے کے اشتراک سے سینٹر فار سروے ریسرچ کا افتتاح کیا تھا۔ اس کے افتتاح کے بعد جنوری 2014ء میں سروے اور تازہ ترین اعداد و شمار کے متعلق ضروری معلومات پر مبنی، اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر ایک متحرک ویب پورٹل (http://dsqx.sbp.org.pk/ccs/index.php) جنوری 2014ء میں متعارف کرایا گیا تھا۔ اس مرکز میں آئی بی اے اور اسٹیٹ بینک کی ٹیمیں ہر ایک ماہ بعد ملتی ہیں جس کا مقصد بعض اقتصادی تصورات کے متعلق گھرانوں کے خیالات پر مبنی ڈیٹا جمع کرنا ہے۔

اسٹیٹ بینک اور اس کے فریقوں کے لیے منصوبے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے گورنر نے کہا کہ صارفی اعتماد اور گرانی کی توقعات معیشت پر گھرانوں کے اعتماد کی عکاسی کرتی ہیں، جن سے معیشت کی کیفیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرانی، شرح سود، اسٹاک قیمتوں اور روزگار کے متعلق توقعات پالیسی سازی کے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ اسی لیے کئی ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک پالیسی سازی اور تحقیقی مقاصد کے لیے صارفی سرویز کو استعمال کر رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی نمائندہ مطبوعات سالانہ و سہ ماہی جائزوں اور زری پالیسی بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ ان تصورات پر زیادہ توجہ دینا ظاہر کرتا ہے کہ ''صارفی اعتماد کا پروجیکٹ'' پختہ ہو رہا ہے۔ گورنر نے ملک میں گرانی کے متعلق سوجھ بوجھ بڑھانے کے لیے پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) کی جانب سے سرکاری قیمتوں کے اشاریے (API) کی تیاری کی بھی تعریف کی۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں توقعات کے متعلق سائنسی اور قابل بھروسہ شواہد کا فقدان رہا ہے۔ مرکزی بینک کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک نے ان توقعات کے متعلق معلومات جمع کرنے کی کوششوں میں اضافہ کیا تاکہ بامقصد تحقیق کی جاسکے، جسے ملکی صورتحال کے بارے میں معلومات کی اعانت بھی حاصل ہو۔ اہم نتائج صارفی اعتماد سروے (سی سی ایس) ویب پورٹل پر دستیاب ورکنگ پیپر بعنوان ''ایک ترقی پذیر ملک میں گرانی کی توقعات اور اقتصادی تصورات (2014)'' میں دیے گئے جسے حسن عباس، سبرین بیگ اور محمد علی چودھری نے تحریر کیا ہے۔

گورنر نے اس منصوبے میں آئی بی اے کو بطور شراکت دار منتخب کرنے کے متعلق کہا کہ اسٹیٹ بینک ایک اچھی ساکھ کے حامل ادارے سے شراکت داری چاہتا تھا تاکہ اس منصوبے میں مرکزی بینک کا اثر کم کیا جاسکے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہم اس مقصد کے حصول میں آئی بی اے جیسے اچھی ساکھ کے حامل ادارے کے ساتھ اشتراک کرنے میں کامیاب رہے۔ آج ہم اس شراکت داری کو مزید مضبوط کریں گے۔

آئی بی اے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عشرت حسین نے کہا کہ اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کے درمیان شراکت داری کی تجدید سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئی بی اے کی ٹیم اس منصوبے کو مرکزی بینک کے مطلوبہ معیار کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب رہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جیسے ملک میں منصوبے کی تکمیل ایک نادر چیز ہے کیونکہ یہاں پر منصوبوں کے کامیاب نفاذ کے متعلق معلومات کا فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ بھی ایک تعلیمی ادارے کی جانب سے ایک ایسے پالیسی ساز ادارے کی ضروریات پوری کرنے کی ایک اہم مثال ہے جو اکثر آپریشنل فرائض میں مصروف رہتا ہے۔ یہ منصوبہ دوطرفہ ادارہ جاتی تعاون کی بھی ایک اہم مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اور یہ مستقبل بین اظہاریوں (indicators) کی تیاری کا وقت ہے اور ہمیں اپنے پالیسی فیصلوں میں ایسے اظہاریوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے گورنر اسٹیٹ بینک کی اس رائے کی توثیق کی کہ صارفی اعتماد کا اشاریہ (index) مستقبل بین زری پالیسی فیصلوں کے لیے ایک مفید آلہ ہے۔ انہوں نے ایسی تحقیقی کاوشوں کے لیے دونوں اداروں کے

درمیان مزید تعاون پر زور دیا۔ انہوں نے آئی بی اے پر اعتماد کی تجدید کرنے پر اسٹیٹ بینک کو سراہا۔

مزید برآں، ڈاکٹر عشرت حسین نے اسٹیٹ بینک کی تعریف کرتے ہوئے اسے سرکاری ادارے کی ایک ایسی نمایاں مثال قرار دیا جو فرد واحد شخصیات کے بجائے اپنے انسانی وسائل کی اجتماعی دانش اور اجتماعی رہنمائی کی بنیاد پر مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کی اس ادارہ جاتی ترقی کا عمل ادارے کے گورنروں اور اس کے اجتماعی انسانی سرمائے کی ترقی کے ذریعے جاری ہے۔

آخر میں گورنر اور آئی بی اے کے ڈین نے اس امید کا اظہار کیا کہ اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کا یہ مشترکہ منصوبہ پاکستان میں صارفین کی توقعات کے متعلق قابل بھروسہ معلومات کی فراہمی میں انتہائی مفید ثابت ہونے کے علاوہ پاکستان کے لیے جدت پسند پالیسی سازی میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ تقریب کا اختتام گورنر اسٹیٹ بینک اور ڈاکٹر عشرت حسین کی جانب سے دستخط شدہ سمجھوتوں کے تبادلے پر ہوا۔

☆☆☆